اور ایشیائی طبیعت کے یکساں رجحانات و میلانات کے باعث اب عرب و ہند کے تعلقات صرف مذہبی اور روحانی نہیں بلکہ ملکی اور قومی بھی ہیں اور اس حیثیت سے دونوں ایک دوسرے سے بہت قریب آگئے ہیں۔

شاہ سعود صرف ایک ملک کے والی اور حکمراں نہیں ہیں۔ بلکہ خادم الحرمین الشریفین اور پاسبانِ مہبط وحی ہونے کی حیثیت سے تمام مسلمانانِ عالم کے لئے ایک نہایت باوقار اور عظیم المرتبت شخصیت کے مالک ہیں موصوف نے ان بین المملکتی تعلقات کو استوار کرنے کے لئے خود پہلے ہند کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف اندوز کیا اور اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے شاہ کی دعوت پر سعودی عرب کا دورہ کر کے اس تعلق پر مہرِ استحکام ثبت کردی۔ جن لوگوں کی انگلی موجودہ بین الاقوامی سیاست کی نبض پر ہے وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ عرب ممالک عموماً اور سعودی عرب اور مصر کے ساتھ خصوصاً ہند کے یہ تعلقات مشرق کے اس طالعِ بیدار کی شعاعیں ہیں جو مستقبل کے اُفق پر طلوع کر رہا ہے اور جو تلك الایام نداولها بين الناس کی ایک کھلی نشانی ہے

افسوس ہے ماہ گذشتہ میں مولانا نورالدین بہاری نے بھی وفات پائی۔ مولانا دارالعلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے۔ اُن کو معقولات اور منقولات دونوں کے ساتھ یکساں مناسبت تھی اور اس بنا پر اپنے ہم عصروں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد پہلے اِدھر اُدھر کچھ دنوں مدرسی کی بلکہ ایک آدھ مدرسہ خود بھی قائم کیا۔ اس کے بعد استخلاصِ وطن کی تحریک کے سپاہیوں میں شامل ہو گئے۔ اس حیثیت میں وہ ہمیشہ صف اول کے سپاہی رہے۔ اُن کا تعلق بیک وقت جمعیت سے بھی تھا اور کانگرس سے بھی اور دونوں جگہ اُن کو امتیاز خاص حاصل رہا۔